Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
(ایڈیٹر): نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ | سوموار ۶ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ ، ۶ نبوت ۱۳۶۸ ہش ، ۶ نومبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۵۲

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان

لندن ـــــ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرما دیا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ نئے سال پہلے سال کی نسبت سے بڑھ چڑھ کر اپنے وعدے لکھوائیں۔ تاکہ غلبۂ دین حق کی آسمانی مہم اپنی پوری شان سے جاری رہ سکے۔

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

" خدا نے مرد عورت دونوں کا ایک ہی وجود فرمایا ہے۔

یہ مردوں کا ظلم ہے کہ وہ اپنی عورتوں کو ایسا موقعہ دیتے ہیں کہ وہ اُن کا نقص پکڑیں۔ ان کو چاہیئے کہ عورتوں کو ہرگز ایسا موقعہ نہ دیں کہ وہ یہ کہہ سکیں کہ تُو فلاں بدی کرتا ہے بلکہ عورت ٹکریں مار مار کر تھک جاوے اور کسی بدی کا پتہ اُسے مل ہی نہ سکے تو اس وقت اسکو دینداری کا خیال ہوتا ہے اور وہ دین کو سمجھتی ہے۔

مرد اپنے گھر کا امام ہوتا ہے پس اگر وہی بد اثر قائم کرتا ہے توکس قدر بد اثر پڑنے کی امید ہے۔ مرد کو چاہیئے کہ اپنے قویٰ کو برمحل اور حلال موقعہ پر استعمال کرے۔ مثلاً ایک قوتِ غضبی ہے جب وہ اعتدال سے زیادہ ہو تو جنون کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ جنون میں اور اس میں بہت تھوڑا فرق ہے جو آدمی شدید الغضب ہوتا ہے اس سے حکمت کا چشمہ چھین لیا جاتا ہے۔ بلکہ اگر کوئی مخالف ہو تو اس سے بھی مغلوب الغضب ہو کر گفتگو نہ کرے۔

مرد کی ان تمام باتوں اور اوصاف کو عورت دیکھتی ہے۔ وہ دیکھتی ہے کہ میرے خاوند میں فلاں فلاں اوصاف تقویٰ کے ہیں۔ جیسے سخاوت۔ حلم۔ صبر اور جیسے اُسے پرکھنے کا موقعہ ملتا ہے وہ کسی دوسرے کو نہیں مل سکتا۔ اسی لئے عورت کو سارق بھی کہا ہے۔ کیونکہ یہ اندر ہی اندر اخلاق کی چوری کرتی رہتی ہے۔ حتیٰ کہ آخر کار ایک وقت پورا اخلاق حاصل کر لیتی ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صہ ۲۰۸)

کرنل ڈاکٹر نوری صاحب کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست

محترم ڈاکٹر کرنل مسعود الحسن نوری صاحب بخار کی وجہ سے کئی ہفتے سے بیمار ہیں۔ سر میں درد رہتا ہے۔ احباب کرام سے خصوصی درخواست ہے کہ اس نافع الناس اور خادم خلق وجود کی صحت و تندرستی کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو جلد تر کامل شفایابی عطا کرے۔

جب دل ڈرتا رہتا ہے تو خدا تعالےٰ کو اپنے بندے پر خود رحم آجاتا ہے۔

صبر کا انتہائی بلند قرآنی مفہوم

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

" جہاں تک صبر کے عام مفہوم یعنی غیر مذہبی یا عام دنیوی تصور کا تعلق ہے اس میں بے چارگی اور بے اختیاری کے معنے نمایاں طور پر پائے جاتے ہیں یعنی ایسا غم اور ایسی مصیبت جو کسی کو مغلوب کرلے اور جس کے مقابلے کی انسان کوئی طاقت نہ پاتا ہو اور کوئی چارہ نہ دیکھتا ہو کہ کس طرح مصائب کے چنگل سے نکل سکے۔ اس وقت دل میں جو کیفیت پیدا ہوتی ہے اسے دنیوی مفہوم میں صبر کہتے ہیں۔ ایسے صبر کا نتیجہ عموماً ایک اندرونی آگ کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے جو رفتہ رفتہ انسان کو جلاتی رہتی ہے۔ اس کے نقصانات تو برآمد ہوتے ہیں لیکن اس کے فوائد پہنچنے کا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔ غرض ایسا صبر جو بے اختیاری کا صبر ہو وہ بعض دفعہ مصیبتوں میں اضافہ کر دیتا ہے اور اس کے ساتھ مصیبتوں کی یاد پیوستہ ہو جاتی ہے۔ اور بجائے اس کے کہ ایک دکھ آئے اور گزر جائے ایسے صبر کے نتیجے میں وہ دکھ زندگی کا ایک مستقل حصہ بن جاتا ہے، ایک روگ بن جاتا ہے۔ اس کے برعکس قرآن کریم نے صبر کا جو مفہوم بیان کیا ہے وہ اس عام دنیوی مفہوم سے بالکل الگ کر کے بیان کیا گیا ہے۔ قرآن کریم نے صبر کے مضمون کو انتہائی بلند مقام تک پہنچا دیا ہے۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے صبر کا یہ جو عام دنیوی مفہوم ہے اس میں صبر اور عمل کا کوئی جوڑ نہیں ہے۔ جن حالات میں دنیا والے عام طور پر صبر کرتے ہیں ان کو عمل کی کوئی راہ ہی نہیں دکھائی دیتی۔ اس صورت میں صبر بالعموم مایوسی کا پہلو رکھتا ہے۔ لیکن قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ...... کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اپنے صبر کو ایک فعّال قوّت میں تبدیل کرتے رہو۔ صبر کے نتیجہ میں خدا سے دُعا مانگو اور مدد چاہو اور کبھی مایوس نہ ہو کیونکہ مایوسی کی صورت میں مدد چاہنے کا کوئی سوال باقی نہیں

باقی صہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۶ نبوت ۱۳۶۸ ہش ۶ نومبر ۱۹۸۹ء

کتنی عجیب بات ہے

یہ عجیب بات نہیں ہے کہ ربوہ میں دو مقامات سے پولیس نے کلمہ مٹادیا۔ کلمہ تو کئی شہروں میں مٹایا جا رہا ہے کہیں صرف سفیدی یا کالک مل کر اور کہیں ہتھوڑے اور چھینی سے توڑ کر۔ اگر دوسرے شہروں میں کلمہ مٹایا جا رہا ہے تو یقیناً ربوہ میں بھی ایسا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ جب نظارت امورِ عامہ نے پنجاب سیکرٹریٹ سے رابطہ کیا تو انہیں بتایا گیا کہ نہ صرف ایسا کوئی حکم جاری نہیں کیا گیا بلکہ ایسا کوئی حکم جاری بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اور یہ بات ہمیں تو درست ہی لگتی ہے۔ یا کم از کم یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہم بدظنی سے بچتے ہوئے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ نہ ایسا کوئی حکم جاری کیا گیا اور نہ کیا جا سکتا ہے۔ تو پھر ایسا کیوں ہوا کیا مقامی پولیس نے از خود یہ عظیم کارنامہ سرانجام دیا۔ اگر از خود یہ بات کی گئی ہے تو چاہیئے کہ پنجاب سیکرٹریٹ اپنا وقار قائم رکھنے کیلئے انکوائری کرے اور یہ ثابت کرے کہ حکومت کے حکم کے بغیر یہ کام کر کے پولیس نے غلطی کی ہے۔ اگر حکومت کچھ بھی نہ کرے تو اگرچہ ہم اپنے حسنِ ظن پہ قائم رہیں گے لیکن اس میں تھوڑی سی ترمیم کرنی پڑے گی اور وہ یہ کہ حکم جاری نہیں کیا جا سکتا لیکن حکم دیا جا سکتا ہے۔ فرق یہ ہے کہ جاری کرنا کہتے ہیں لکھ کر حکم دینے کو۔ ایسا ممکن ہے نہ ہی ہوا ہو۔ لیکن حکم دینا کہتے ہیں زبانی بات کرنے کو۔ افسرانِ بالا نے ہو سکتا ہے مقامی پولیس کو زبانی کہہ دیا ہو کہ کر دو کوئی بات نہیں دیکھا جائے گا۔

سمجھ نہیں آتی کہ کیا بات ہے۔ کہاں سچ ہے اور کہاں جھوٹ کہاں طاقت کا صحیح استعمال ہو رہا ہے اور کہاں غلط۔ کلمہ مٹانے کا کسی کو حکم نہیں دیا گیا۔ کلمہ مٹانا مستحسن بھی نہیں ہے۔ پھر بھی کلمہ مٹایا جا رہا ہے۔ اگر اس کا نام قیام امن عامہ ہے تو معاف کیجئے لوگ غلط سمجھے ہیں۔ یہ امنِ عامہ بھی نہیں ہے اور اس کے قیام کی کوشش بھی نہیں ہے۔ یہ غلط لوگوں کی دھونس سے ڈر کر غلط کام کرنے والی بات ہے۔ یہ ظلم ہے اور مظلوم کی آہ سے بچنے کی ہمیشہ سے تلقین کی جاتی رہی ہے۔ مظلوم کی آہ کو اوپر جانے سے کوئی روک نہیں سکتا۔ اور جب یہ اوپر چلی جاتی ہے تو ایک عالم کا عالم بدل کے رکھ دیتی ہے۔ کاش ہمارے حکمران۔ غلط کام کرنے والے۔ اس راز کو پالیں اور اپنے لئے اور دوسروں کے لئے بھی صحیح امنِ عامہ قائم کریں۔

یہ کام تو مشکل ہے لیکن تم آؤ تو مل کر کام کریں
کردار کا وہ معیار بنے ہر شخص کے دل کو رام کریں
دنیا کے کناروں تک جا کر لوگوں سے بہت کچھ کہنا ہے
اس کہنے سننے کی خاطر بر وقت کوئی اقدام کریں

ـــــ ابو الاقبال ـــــ

○

پندار کا باعث جب وہ دستِ ستم ہوگا
بتلائیں کسی کو کیا، سر کس کا قلم ہوگا

افسانہ کوئی لکھّے عنواں ہمیں ہونگے
ہوگا تو اسی طرح افسانہ رقم ہوگا

کچھ لوگ ہلاکو ہیں چنگیز بنے ہیں کچھ
ہر شخص کا رُخ شائد اب سوئے عدم ہوگا

ہم جی کے دکھائیں گے اس موت کی وادی میں
ہر سانس جو ہم لیں گے جینے کا بھرم ہوگا

ہر راہگذر میں اب کچھ خار ہیں کچھ پتھّر
صد شکر سفر اپنا اب وجہِ کرم ہوگا

مصروف رہیں گے ہم ہر لمحہ دعاؤں میں
اور اس کا صلہ شائد کچھ سبّ و شتم ہوگا

مَیں دینِ خدا کا اِک ادنیٰ سا سپاہی ہُوں
کٹ جائیں تو پھر بھی ان ہاتھوں میں عَلم ہوگا

چُن دیں مری راہوں میں دیواروں پہ دیواریں
منزل سے مرا رشتہ ہر طور بہم ہوگا

مَیں ہوں کہ نسیم اپنی راہوں سے شناسا ہوں
بھٹکے ہوئے راہی کا کِس سمت قدم ہوگا؟

نسیم سیفی

"ہماری قوم میں یہ بھی ایک نہایت بد رسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے۔ یہ سراسر تکبّر اور نخوت کا طریق ہے۔ جو سراسر احکامِ شریعت کے برخلاف ہے۔ بنی آدم سب خدا تعالیٰ کے بندے ہیں۔ رشتہ ناطہ میں صرف یہ دیکھنا چاہیئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی ایسی آفت میں مبتلا نہیں جو موجب فتنہ ہو اور یاد رکھنا چاہیئے کہ (دینِ حق۔ناقل) میں قوموں کا کچھ لحاظ نہیں صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

تم میں سے خدا کے نزدیک زیادہ تر بزرگ وہی ہے جو زیادہ تر پرہیزگار ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل ص۶۶ تا ص۶۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علمی مسائل

حضرت فضل عمر (اللہ آپ سے راضی ہو)

ہستی باری تعالیٰ

دلائل ہستی باری تعالیٰ کے متعلق غور کرنا اس لئے ضروری ہے کہ تمام مذاہب کی تعلیم کا نکتہ نگاہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور اس زمانے میں خدا تعالیٰ پر حقیقی ایمان جو یقین کی دولت سے مالا مال ہو۔ اور رشک کے مقام سے بالاتر ہو۔ نہ صرف عوام کے دلوں سے مفقود ہے بلکہ جو لوگ مذہبی رہنما کہلاتے ہیں انکے دل بھی دہریت اور مادہ پرستی کا شکار ہو چکے ہیں۔ انکی زبانوں پر تو خدا ہے۔ مگر دل اس پر یقین سے خالی ہیں کیونکہ ان کی عملی حالتوں سے اس بات کا ثبوت نہیں ملتا کہ وہ ایک زندہ قادر حی و قیوم خدا پر سچا ایمان رکھتے ہیں واضح ہو کہ خدا تعالیٰ ایک لطیف ترین ہستی ہے۔ کثیف ہستیوں کا علم تو ہم حواس خمسہ یعنی دیکھنے، سننے سونگھنے چکھنے اور چھونے سے حاصل کر سکتے ہیں لیکن لطیف اشیاء کا علم ادراک ہمیں صرف ان کے اثرات سے ہی ہوتا ہے اور ان اثرات سے ہمیں اس لطیف شئے کا ایسا ہی یقینی علم حاصل ہو جاتا ہے جس قسم کا یقینی علم ہمیں کسی چیز کو آنکھوں سے دیکھنے۔ کانوں سے سننے ناک سے سونگھنے۔ زبان سے چکھنے یا کسی چیز کو چھونے سے حاصل ہوتا ہے۔ دیکھئے مقناطیسی قوت۔ بجلی کی قوت۔ عقل۔ محبت۔ رحم اور غضب وغیرہ کے وجود سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا اور ان کے وجود پر اس طرح یقین رکھتا ہے جس طرح وہ کثیف مادی اشیاء کو حواس خمسہ میں سے کسی حس کے ذریعے محسوس کر کے ان کے وجود پر یقین رکھتا ہے۔ آخر ان اشیاء کی ہستی پر انسان کو یقین ان کے اثرات دیکھ کر ہی ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کوئی مادی وجود نہیں کہ ہم اسے ظاہری آنکھوں سے دیکھ سکیں یا چکھ کر یا سونگھ کر یا ٹٹول کر اسکا ادراک کر سکیں بلکہ وہ ایک لطیف ترین ہستی ہے۔ جس کے ادراک کا ذریعہ صرف اس کے اثرات و افعال ہی ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا خدا کی ہستی کے متعلق کسی شک کنندہ کا یہ شک شبہ ایک مجنونانہ خیال سے بڑھ کر نہیں ہو سکتا کہ اگر کوئی خدا موجود ہے تو وہ ہمیں دکھائی کیوں نہیں دیتا۔ کیونکہ ہم بے شمار حقائق موجود پر یقین ان کو دیکھے بغیر ان کے اثرات و افعال سے رکھتے ہیں۔

دلیل اوّل۔ خدا تعالیٰ کی ہستی پر پہلی دلیل تو فطرت انسانی کی گواہی ہے۔ تمام قومیں خواہ متمدن ہوں یا غیر متمدن تعلیم یافتہ ہوں یا جاہل۔ سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کوئی بالا ہستی جہان کی خالق اور مالک ہے ضرور موجود ہے باوجودیکہ دنیا کی قوموں کی عادتیں اور رہنے سہنے کے طریق ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ مگر وہ کسی بالاتر نظر نہ آنے والی ہستی کی ضرور قائل ہیں خدا تعالیٰ کی ہستی پر عالمگیر اتفاق ہے انسان کی اسی فطرت کی آواز ہے جو خالق نے انسان کو عطا کی ہے۔ اس دلیل کو خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ اگر دنیا کے لوگوں سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمینوں کو کس نے پیدا کیا۔ تو وہ فوراً کہیں گے ان کا خالق اللہ ہے۔ پس انسان کی فطرت سلیمہ پکار رہی ہے کہ ضرور اس کا خالق موجود ہے۔ اور تمام دنیا کے لوگوں کا کسی بالاتر ہستی کے موجود ہونے پر اتفاق ہے۔ حالانکہ وہ قومیں تبادلہ خیالات کر کے اس عقیدے پر متفق نہیں ہوئیں۔ یہ اس بات کی روشن دلیل ہے کہ خدا تعالےٰ کو ماننا خالق فطرت نے تمام انسانوں کی فطرت میں ودیعت کر رکھا ہے۔

دلیل دوئم۔ مصنوعات کا وجود ان کے صانع (بنانے والے) پر روشن دلیل ہوتا ہے۔ مثلاً عمارت کا وجود اس کے معمار کے وجود پر دلیل ہے۔ چاقو چھری تلوار کا وجود ان کے بنانے والے لوہار کے وجود پر دلیل ہے۔ میز، کرسی اور چارپائی کا وجود ان کے بنانے والے نجار (بڑھئی) کے وجود پر دلیل ہے۔ ان مصنوعات کو دیکھ کر دہریوں (منکرین خدا) کو یہ وہم بھی پیدا نہیں ہوا کہ یہ سب چیزیں خود بخود پیدا ہو جاتی ہیں اور ان کا بنانے والا کوئی نہیں مگر تعجب ہے کہ پھر یہ لوگ کائنات عالم کو دیکھ کر کہہ دیتے ہیں۔ کہ خود بخود پیدا ہو گئی ہے۔ اس کا بنانے والا کوئی نہیں اگر ان کے سامنے کوئی یہ کہہ دے کہ چاقو، چھری، تلوار، میز، کرسی اور چارپائی خود بخود وجود میں آ جاتی ہیں اور ان کا بنانے والا کوئی نہیں۔ تو یہی لوگ ایسا کہنے والے کو بیوقوف یا پاگل قرار دیں گے لیکن کائنات کے خالق کا انکار کر کے اور دنیا کو خود بخود پیدا شدہ قرار دے کر وہ خود اسی قسم کی بیوقوفی اور پاگل پن کا ثبوت دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ کیا اللہ تعالےٰ کے وجود میں شک ہو سکتا ہے وہ تو آسمانوں اور زمین کا خالق ہے۔

ایک بدوی سے کسی نے پوچھا خدا کی ہستی پر کیا دلیل ہے۔ تو اس نے جواب دیا کہ مینگنی کا وجود اونٹ کے وجود پر دلیل ہے اور پاؤں کے نشانات مسافر کے وجود پر دلیل ہیں۔ تو کیا آسمان و زمین ایک قادر خدا کے وجود پر دلیل نہیں۔

دلیل سوئم۔ خدا تعالیٰ کی ہستی پر تیسری دلیل یہ ہے کہ جس دنیا میں ہم بس رہے ہیں۔ یہ خود بخود اتفاقی طور پر وجود میں نہیں آ گئی کیونکہ جو چیزیں اتفاقی طور پر وجود میں آتی ہیں۔ ان میں کوئی نظام یا ترتیب نہیں پائی جاتی۔ دیکھئے میں ہستی باری تعالیٰ پر یہ مضمون کاغذ پر لکھ رہا ہوں۔ اسے پڑھ کر اس کے مضمون کے الفاظ کا جو مفہوم پڑھنے والے کی سمجھ میں آ رہا ہے۔ یہ مفہوم الفاظ کو ایک خاص ترکیب دینے اور انہیں ایک نظام میں رکھنے سے پیدا ہو رہا ہے۔ اب اس مضمون کو پڑھ کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ مضمون اتفاقی طور پر خود بخود وجود میں آ گیا ہے۔ اور اسکا لکھنے والا کوئی عاقل اور ارادہ رکھنے والا وجود نہیں۔ ہاں اگر کسی کاغذ پر یونہی سیاہی گری ہوئی ہو تو اس کاغذ پر سیاہی کے دھبوں کو دیکھ کر کوئی یہ خیال کر سکتا ہے کہ اس کاغذ پر سیاہی اتفاقی طور پر گر گئی ہے اور یہ دھبے اتفاقی طور پر وجود میں آ گئے ہیں لیکن مرتب اور بامعنی تحریر کے متعلق کوئی شخص یہ وہم بھی نہیں کر سکتا کہ یہ تحریر خود بخود وجود میں آ گئی ہے اور اس کا لکھنے والا کوئی نہیں کیونکہ دنیا کے اندر بھی ایک خاص نظام اور ترتیب پائی جاتی ہے اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ دنیا خود بخود پیدا نہیں ہو گئی۔ بلکہ اسے پیدا کرنے والی ایک قادر عاقل اور ارادہ رکھنے والی ہستی ہے۔ اس ہستی کو ہم خدا کہتے ہیں۔ دنیا میں نظام اور ترتیب پائے جانے کا ثبوت یہ ہے کہ جب حیوان اور انسان وجود میں آیا تو چونکہ دنیا کی اشیاء کو دیکھنے کے لئے اسے بصارت کی ضرورت تھی تا وہ ٹھوکریں نہ کھاتا پھرے اس لئے خدا تعالیٰ نے اسے آنکھیں دیں۔ مگر یہ آنکھیں بھی بیکار ہوتیں۔ اگر سورج اور اس کی روشنی موجود نہ ہوتی۔ کیونکہ آنکھ سورج کی روشنی سے مل کر کام کرتی ہے اور اشیاء دکھائی دیتی ہیں۔ اسی طرح دوسروں کی باتیں سننے کے لئے ہمیں کانوں کے آلات کی ضرورت تھی۔ چنانچہ ہمیں کان دیئے گئے اور ان میں قوت سماعت رکھی گئی۔ لیکن کان کا آلہ بالکل بے کار ہوتا اگر کانوں سے باہر فضا میں ہوا موجود نہ ہوتی جو دوسروں کی آواز کان کے آلہ سماعت تک پہنچانے کا ذریعہ ہے اسی طرح ہماری زندگی کو قائم رکھنے کے لئے ایک طرف ہمیں پھیپھڑے دیئے تو دوسری طرف ہوا پیدا کی۔ یہ ایسی گیسوں کا مرکب ہے جو ہماری زندگی کا ذریعہ ہیں۔ پھیپھڑوں کے ذریعے ہم سانس لیتے ہیں اور تازہ ہوا اندر کھینچتے ہیں۔ اور استعمال شدہ خراب ہوا باہر نکالتے ہیں۔ اسی طرح ہمیں زندہ رہنے کے لئے خوراک کی ضرورت تھی اس لئے ہمارے لئے ہمارے وجود سے باہر سبزیاں اور پھل وجود میں آئیں۔ اور ہمیں معدہ اور جگر تہال۔ پتے اور انتڑیوں کا نظام دیا گیا۔ غرض ایک طرف حیوان اور انسان وجود میں آئے تو دوسری طرف ان کے وجود میں آنے سے پہلے انکی غذا کا سامان مہیا کیا گیا اور دوسری طرف حیوان انسان کو ایسے اعضاء دیئے گئے جو غذا کو ہضم کر کے جزو بدن بنا سکیں اسی طرح غذاؤں کو پیدا کرنے اور نشوونما دینے کے لئے سورج

باقی ص۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدہ تسنیم سعید

اسیرانِ راہِ مولیٰ

ہم الفضل میں ہر دوسرے تیسرے روز اسیرانِ راہِ مولیٰ کیلئے دعا کی تحریک پڑھتے ہیں اور زیرِ لب اُن کیلئے دعا کرتے ہیں۔ کیا صرف یہ ہی دعا کافی ہے؟ دعا کا فلسفہ تو یہ ہے کہ اس میں درد ہو، کرب ہو، اضطرار ہو اور مجسم دعا بن کر دعا کی جائے۔ صاحب تجربہ کہتے ہیں کہ دعا کرتے ہوئے رونا نہ آئے تو کم از کم شکل ہی رونے والی بنا لو۔ اسیران راہِ مولیٰ جو گویا پوری جماعت کی طرف سے فرضِ کفایہ ادا کر رہے ہیں۔ جن کیلئے ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو حد درجہ فکر اور تشویش ہے۔ جس کا اظہار آپ اکثر اپنے خطبات میں فرماتے ہیں۔ اُن کی تکالیف کے تصوّر سے آپ کی آواز بھرّا جاتی ہے۔ اُن کی جدائی کا غم کبھی اشعار میں ڈھلتا ہے تو کبھی اسیرانِ راہِ مولیٰ کیلئے نعروں میں تاکہ جماعت بھی حضور کے غم کو اپنا غم سمجھ سکے۔ جماعت کیلئے بھی ضروری ہے کہ نمازوں میں دعائیں کرنے کے ساتھ ساتھ دن میں کئی مرتبہ اُن کے لئے خصوصی دعائیں کریں اور دعاؤں کا یہ انداز ہمیں پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نمونے سے سیکھنا ہے۔ اپنے دَوروں کا ذکر کرتے ہوئے ۴ اگست کے خطبہ میں فرمایا۔ اس سفر کے دوران ایک وقت ایسا آیا کہ جب پاکستان کے مخدوش حالات کی وجہ سے واپس آنے کو دل بہت شدّت سے چاہنے لگا۔ کیونکہ جب پریشانی کے حالات ہوں تو دل چاہتا ہے کہ انسان ایسے مرکز کی طرف لَوٹے جہاں فوری روابط ہوں تازہ بتازہ خبریں مل سکیں اور جو امدادی یا اصلاحی کارروائی اختیار کی جا سکتی ہو وہ کی جا سکے۔

جب یہ احساس زیادہ بڑھا تو مَیں نے سوچا کہ مَیں تو گھر جانا چاہتا ہوں لیکن وہ جو اسیران راہِ مولیٰ ہیں وہ بھی تو گھر جانا چاہتے ہیں۔ میرا سفر تو تھوڑا ہے اور ان کو مدتیں گزر گئیں۔ وہ خدا کی راہ میں قید ہیں۔ اپنی مرضی سے کچھ بھی نہیں کر سکتے تو میرے دل کا شوق ان کے لئے دعاؤں میں بدل گیا۔ مَیں نے کہا اَے خدا ان کی بھی صبح کر ان کی راتیں بھی لمبی ہو گئی ہیں کیونکہ جب تک ان کی صبح نہ آئے ہمارے لئے کوئی صبح طلوع نہیں ہو سکتی۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔ پاکستان سے باہر بسنے والے احمدی اپنی آزادی کو جرم سمجھنے لگے ہیں۔ نہایت درجہ عذاب اور تکلیف میں یہ دن گزارتے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے بھائیوں کے دُکھ سے الگ زندگی بسر نہیں کر سکتے۔

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۴ اگست ۱۹۸۹ء از الفضل ۲۲ اگست ۱۹۸۹ء)

ہمارے پیارے آقا کی دِلی کیفیات نے ہمیں دعاؤں کا یہ انداز سکھایا کہ جب اپنے پر کوئی اضطراری کیفیت گزرے فوراً اس کیفیت کا دھارا دعاؤں کی طرف موڑ دیجئے۔ آپ کے ایئرکنڈیشنڈ، کولر اور پنکھے، بجلی کے اچانک چلے جانے سے بند ہو جاتے ہیں۔ تھوڑی دیر میں گرمی سے آپ کا دماغ اُبلنے اور حبس سے دَم گھٹنے لگتا ہے۔ ایسے میں ذرا اپنے اسیران راہِ مولیٰ بھائیوں کا بھی سوچئے جو کولر اور پنکھے کی ہَوا تو کیا تازہ ہَوا کے ایک جھونکے سے بھی محروم ہیں یہ "سوچ" ضرور آپ کے دل میں ان کے لئے درد پیدا کرے گی اور یہی درد قبولیت دعا کا باعث ہو گا۔ اے خدا تو جلد ہمارے مظلوم بھائیوں کو آزادی کی ٹھنڈی ہَوا عطا فرما۔ ان کے لئے اپنی محبت کے باغوں سے بادِ نسیم چلا۔ جب گرمی سے پریشان ہو کر آپ بار بار نہاتے اور ٹھنڈے پانی کے غسل سے لُطف اندوز ہوتے ہیں تو ان پسینے میں نہائے ہوئے بند کوٹھڑیوں کے اسیران کا بھی سوچئے جن کے کپڑے پسینوں سے بدبُودار ہو گئے جن کے بدن گرمی دانوں سے پھُول گئے جن کی کوٹھڑیاں تاریکی، حبس، مکھی اور مچھروں سے بھری ہوئی ہیں۔ جو نہ دن کو چین لینے دیتی ہیں نہ رات کو آرام۔ یہ تصوّر کر کے یقیناً آپ کی آنکھوں میں آنسو آ جائیں گے اور یہی آنسو دعاؤں میں ڈھل کر خدا تعالیٰ کے آگے ملتجی ہوں گے کہ اَے خدا تُو اپنے دِید کی لذّت سے ان کے قلب و نظر جسم و جان کو ٹھنڈک بخش۔ جب آپکی پیاس ٹھنڈے مشروبات کے باوجود نہیں بجھتی۔ اُس وقت دینِ حق کے ان محافظوں اسیران راہِ مولیٰ کا بھی خیال کیجئے جن کو پیاس بجھانے کے لئے نہ معلوم نل کا پانی بھی ملتا ہو گا یا نہیں؟ جب آپ اپنے بیوی بچوں ماں باپ عزیز رشتہ داروں میں بیٹھ کر خوش گپیاں کر رہے ہوتے ہیں تو ان بھائیوں کا بھی خیال کیا کریں جو محض دین حق کا عَلم بلند کرنے کیوجہ سے اپنے بیوی بچوں اپنے والدین بہن بھائیوں عزیز رشتہ داروں سے دُور جیل کی کوٹھڑی میں تنہا پڑے ہیں۔ آپ دردِ دل سے دعا کیجئے۔ اَے رفیق ازلی تو ان کا رفیق ان کا ساتھی ان کا مددگار ہو جا۔ اور ان بیوی بچوں والدین، عزیز رشتہ داروں کا بھی سوچئے جو صبر و تحمّل سے ان کی جُدائی کو خدا کی رضا کی خاطر برداشت کر رہے ہیں۔ جُدائی کی ان تکالیف کا تصوّر کر کے یقیناً آپ کا دل بھر آئے گا اور اس کی گہرائیوں سے درد کی ایک آہ دعا بن کر نکلے گی جو خدا تعالیٰ کے یہاں مقبول ہو گی۔

خدا تعالیٰ کی ہر نعمت سے لُطف اندوز ہوتے ہوئے اور کبھی کسی نعمت سے محرومی کے وقت اپنے ان مظلوم لیکن خدا کی راہ کے پیارے اسیروں کی تکالیف کا تصوّر کیجئے اور اس تصوّر میں اپنی بیوی بچوں کو بھی شریک کیجئے۔ یہ تصور خود شدید درد و کرب پیدا کرے گا اور دل سے وہ مقبول دعائیں نکلیں گی جو عرش باری تعالیٰ کو ہلا کر خدا تعالیٰ کے رحم کو جذب کریں گی۔ اسیرانِ راہِ مولیٰ کی رہائی کے لئے دنیا کی ہر تدبیر بیکار ہونے پر حضور فرماتے ہیں۔

"یقیناً دعاؤں میں کمی ہے دعاؤں کے معیار کو بلند کرنے کی ضرورت ہے"

آپ نے کئی مرتبہ اس کا ذکر کیا کہ امام جماعت کے ساتھ تمام افراد جماعت کی دعاؤں کا شامل ہونا نہایت ضروری ہے۔ ہم آج ہی سے اس غم کو تازہ رکھنے کے لئے دِن میں کئی مرتبہ اس تصوّر کو قائم کریں گے اور دین حق کے ان پاسبانوں اور محافظوں کی دعا کیلئے وقت اصفی کی تلاش میں لگے رہیں گے۔

اَے اسیرانِ راہِ مولیٰ آپ کی قید پر وہ ہزاروں اور لاکھوں آزادیاں جو دین حق سے بھی آزاد ہیں قربان۔ آپ وفا اور استقامت کے شاندار نمونے دکھا رہے ہیں، تمام تکالیف اور مصائب صبر و ہمّت سے برداشت کر رہے ہیں بلکہ دوسروں کو حوصلہ دیتے ہیں۔ آپ حضرت امام جماعت کو بارہا تسلی دیتے ہوئے لکھتے ہیں آپ ہمارے لئے فکرمند نہ ہوں۔ ہمارا ذکر کرتے ہوئے آپ کی درد سے بھرّائی ہوئی آواز ہمیں بے چین اور بیقرار کر دیتی ہے۔ قید و بند کی صعوبتوں سے ہمیں وہ دکھ نہیں ہوتا جتنا اپنے غم میں آپ کی پُر رقت آواز سے ہوتا ہے۔ خدارا آپ ہمارے لئے اتنا غم نہ کریں۔ لیکن اُن کے تسلی دینے سے تو حضرت امام جماعت کا غم دُور نہیں ہو سکتا۔ وہ تو تمام جماعت کے غموں کو دل میں سمونے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔

آپ کی ہمّت اور حوصلے کو سلام! کہ پھانسی کی اندھیری اور خوفناک کوٹھڑی کو آپ بقعہ نور سمجھتے رہے۔ یقیناً خدا تعالیٰ کے بھرپور پیار اس کی قدرت کے جلوے آپ کو وہاں نصیب ہوں گے۔ کیونکہ ہمارے خدا کو تو معلوم ہے کہ اس کی توحید کے اقرار اس کے محبوب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے اقرار کی سزا میں یہ بے گناہ قید و بند کی اور موت و زیست کی آزمائش سے گزر رہے ہیں۔ ہاں یہی وہ کلمہ ہے جو پاکستان کی بنیاد بنا۔

دین حق کے ان بہادر سپوتوں کے بیوی بچوں ان کے والدین کو بھی سلام جو دین حق کی بلندی کی خاطر اپنے سرتاج، اپنے باپ اپنے جگر گوشوں کی جدائی کو صبر و ہمّت عزم و حوصلہ سے برداشت کر رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جن کا ہر سانس یہی کہتا ہے
؎ مَیں کچھ بھی نہیں مانگتا جز صبر و رضا کے

حضرت امام جماعت احمدیہ صد سالہ اظہار تشکّر کے سال ہونیوالی خدائی نصرتوں کا ذکر کرتے ہوئے ۱۱ اگست کو جلسہ انگلستان کے افتتاحی خطاب میں فرماتے ہیں۔

"جب آپ خدا کے فضلوں کا ذکر سُنیں تو یہ خیال نہ کریں کہ جماعت پر اپنی ہوشیاریوں اور محنتوں کے نتیجہ میں خدا کے فضل نازل ہوئے ہیں بلکہ ان مسکینوں اور مجبوروں کے حالات نگاہ میں رکھ کر ان کو دعائیں دیں جن کا درد ان فضلوں کو جذب کرنے کا موجب بنا ---------- ہمارا توکّل خدا پر ہے اور "میں اللہ کے حضور اپنے رنج و غم کی فریاد کرتا ہوں" کے مضمون کو ہمیشہ ہمیش مدِّنظر رکھیں اس کے سامنے سارے احوال کھُلے پڑے ہیں"۔

حدیث شریف میں آتا ہے قبولیت دعا کا وقت نماز میں سب سے زیادہ سجدے کی حالت میں ہوتا ہے جب انسان اپنی پیشانی اور ناک جو عزت کی علامت سمجھے جاتے ہیں اپنے خالق اپنے مالک کے آگے رگڑ رہا ہوتا ہے، اس لئے سجدے میں بھی کثرت سے دعائیں کریں۔ اپنی دعاؤں کے علاوہ وہ فقرے اور جملے دہرائیں جو اس کے پیاروں کے منہ سے درد و کرب میں ڈوب کر نکلے ہیں اور اشعار میں بھی جامع تر انداز میں بیان ہوئے ہیں مثلاً جلسہ انگلستان ۸۶ء کے موقع پر حضرت امام جماعت کے کہے ہوئے اشعار

اسلوب سکھائے ہیں بہت صبر و رضا کے
اب ٹال بھی تو دیجئے دن کرب و بلا کے

ہیں کتنے ہی پابند سلاسل کہ بڑا جرم
تھا اُن کا کہ نکلے تھے تیرا نام سجا کے

مَیں اُن سے جُدا ہوں مجھے چین آئے تو کیوں آئے
دِل منتظر اُس دن کا کہ ناچے انہیں پا کے

عُشّاق تیرے جن کا قدم تھا قدمِ صدق
جاں دیدی نبھاتے ہوئے پیمان وفا کے

چھت اُڑ گئی سایہ نہ رہا کتنے گھروں پر
ارمانوں کے دِن جاتے رہے پیٹھ دکھا کے

اتنا تو کریں اُن کو بھی جا کر کبھی دیکھیں
ایک ایک کو اپنا کہیں سینے سے لگا کے

ٹھہریں تو ذرا دیکھیں خفا ہی تو نہ ہو جائیں
مَیں کچھ بھی نہیں مانگتا جز صبر و رضا کے

جو چاہیں کریں صرف نگاہ ہم سے نہ پھیریں
جو کرنا ہے کر گزریں مگر اپنا بنا کے

ہر شعر دلی درد و کرب کی داستان بیان کر رہا ہے یہی درد و کرب ہم اپنی دعاؤں میں بسائیں کہ اے خدا تیرے ہی نام کی عظمت و جلال تیرے ہی حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے اقرار پر یہ ظلم ڈھائے جا رہے ہیں۔ تُو ہی اپنے پیار کی گود میں ان اسیران کو لے۔ ان کی رہائی کے سامان جلد کر ان کے مصائب اور تکالیف کے احساس کو اپنی محبت اپنی رضا اپنی دید کی لذتوں میں تبدیل کر دے، تو ہی ان کے لواحقین کا حامی و ناصر ہو جا اور ہمارے پیارے آقا کو ان کی رہائی کی خوشیاں دکھا۔

؎ اِک کرشمہ اپنی قدرت کا دکھا
تجھکو سب قدرت ہے اے ربّ الوریٰ

حق پرستی کا مٹا جاتا ہے نام
اِک نشاں دکھلا کہ ہو حجّت تمام

شذرات

نون - سین

اُردن میں انتخابات

اُردن میں اس سے قبل ۱۹۶۶ء میں عام انتخابات ہوئے تھے۔ اَب ایک لمبے عرصے کے بعد ماہِ رواں کی ۸، تاریخ کو پھر انتخابات ہو رہے ہیں۔ آج سے ۶ ماہ قبل وہاں پر ہنگاموں کی ضرورت پیدا کی گئی۔ پولیس گاڑیاں جلائی گئیں اور سڑکوں پر رکاوٹیں کھڑی کرنے کیلئے ٹائر جلائے گئے۔ اب انہی علاقوں میں جہاں یہ ہنگامے ہوئے تھے، جھنڈیاں لگائی جا رہی ہیں اور بڑے بڑے بینر جس پر ایک دوسرے سے مقابلہ کرنے والے امیدواروں کے نعرے لکھے ہوئے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ یہ ان کے غم و غصّے کی لہر تھی جس سے شاہ حسین نے یہ نہایت دلیرانہ تجربہ جسے جمہوریت کا تجربہ کہا جا سکتا ہے۔ بیس سال کے بعد کیا۔ لوگوں کا خیال ہے اور وہ کھل کر اس بات کا اظہار کر رہے ہیں کہ انہیں تو اس بات کا علم ہی نہیں تھا کہ وہ کتنے طاقتور ہیں اور ان کی قوت کیسی کیسی تبدیلیاں لا سکتی ہے۔ اس بات کا تو انہیں اس وقت پتہ چلا جب ہنگامے ہوئے۔ یہ بات خاص طور پر ایک سرکاری کارکن جس کا نام رضی احمد ہے نے کہی۔ مآن MA'AN ایک ایسی جگہ ہے جہاں پر ہنگاموں کا زور تھا اور اسی لئے اب لوگ کہتے ہیں کہ اس مقام کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا کیونکہ تبدیلی کی ہوا اسی مقام کے باشندوں کی جدو جہد کا نتیجہ ہے۔ اب ساری چیزیں جو جلانے کے آثار کی مظہر تھیں صاف کر دی گئی ہیں۔ صرف چند ایک باقی ہیں۔ ہو سکتا ہے الیکشن سے پہلے وہ بھی صاف کر دی جائیں۔ ان ہنگاموں میں ۵ شہری مارے گئے تھے جن کے خاندانوں کو یکمشت تین ہزار دینار جو ۵۰۰ ۴ امریکی ڈالر کے برابر ہیں دیئے گئے اور ۱۵۰ دینار ماہانہ ان کی پنشن لگائی گئی۔ اگرچہ مہنگائی بھی ایک عنصر تھا لیکن اس سے زیادہ لوگوں نے یہ محسوس کرنا شروع کر دیا تھا کہ ان میں اور حکومت کے درمیان فاصلے بڑھ گئے ہیں اور اب حکومت عوام الناس سے اتنا دور چلی گئی ہے کہ اسے یہ معلوم ہی نہیں کہ لوگوں کی کیا حالت ہے۔ جب شاہ حسین نے اس بات کو محسوس کیا تو انہوں نے فوری طور پر اپنے وزیر اعظم زید الرفاعی کو ان کے عہدے سے برطرف کر دیا اور ان کا متبادل مقرر کر کے ان سے انتخابات کا وعدہ کروا لیا اور انہیں اس بات کا بھی حکم دیا کہ وہ رشوت ستانی کو ختم کرانے کی کوشش کریں۔ اس انتخاب کے لئے ۶۵۰ امیدوار ہیں جن میں بعض علاقوں کے چیف، بائیں بازو کے کارکن، بنیاد پرست اور ایسے ہی ہر قسم کے لوگ حصّہ لے رہے ہیں۔ اگرچہ سیاسی جماعتیں ۱۹۵۷ء سے غیر قانونی قرار دی جا چکی ہیں لیکن جو لوگ بنیاد پرست ہیں یا کمیونزم کے خیالات سے ہم آہنگ ہیں یا بعث پارٹی کے نظریات رکھتے ہیں یا ویسے ہی بائیں بازو کے لوگ ہیں۔ یہ اس انتخاب میں حصہ لے رہے ہیں۔ کل سیٹیں اس اسمبلی کی ۸۰ ہیں۔ مآن جو کہ عمان کے جنوب میں ۲۱۵ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ وہاں یہ بات واضح ہوئی ہے کہ قبائلی اقارب کو نوجوان کامیابی کے ساتھ چیلنج کر رہے ہیں۔ اگرچہ آج سے پہلے اس کا ہرگز کوئی امکان نہیں تھا۔

نئی نسل ایک تبدیلی کا تقاضا کر رہی ہے اور وہ اپنے بڑوں کے خلاف اس وقت محاذ آرا ہے۔ حقیقت میں لوگ کہتے ہیں کہ اس وقت جنگ دراصل

باقی صفحہ نمبر ۷ پر

بقیہ: ہستی باری تعالےٰ

چاند اور ستارے وغیرہ پیدا کئے۔ جن کے اثرات سے ہمارے لئے غذائیں وجود میں آتی ہیں۔ پھر بودو باش کے لئے ہمارے لئے زمین بنائی اور اس میں سبزیاں غلّہ جات اور درخت اگانے کی قوت رکھی۔ پھر سمندر بنایا پہاڑ بنائے تا بارش ہو اور دریا اور ندی نالے جاری ہو سکیں اناج سبزیاں اور پھل اُگا سکیں اور چشموں اور دریاؤں اور کنوؤں کا پانی پی کر اپنی زندگی برقرار رکھ سکیں۔ غرض جتنا بھی ہم کارخانہ عالم میں غور کرتے چلے جائیں گے۔ اس میں ایک بالا ہستی نہایت خوبصورت اور منزوری نظام موجود پاتے ہیں۔ جسے دیکھ کر ہم ماننے پر مجبور ہوتے ہیں کہ دنیا کا بنانے والا اور اس میں نظام قائم کرنے والا قدرت اور ارادہ رکھنے والا منزور موجود ہے۔ جو ہماری زندگی کو قائم رکھنے کے لئے ایک زبردست نظام کو چلا رہی ہے۔ اگر کسی تحریر میں انتظام اور ترتیب کا پایا جانا ہیئت اور اس کے لکھنے والے پر روشن دلیل ہوتا ہے تو کارخانہ عالم میں ایک زبردست نظام کا پایا جانا بھی ایک منتظم اور عقل و ارادہ رکھنے والی ہستی پر روشن دلیل ہے۔ اتفاقی امور میں نظام اور ترتیب موجود نہیں ہوتا۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر امۃ الرقیب ایم بی بی ایس

بچوں کی پرورش

بچوں کے علاج میں حائل بعض رکاوٹیں

ایک بات اور مجھے آپ سے عرض کرنی ہے کہ جب والدین بچے کو بیماری کی حالت میں ہسپتال لے کر آتے ہیں تو بعض اوقات ہمیں بچے کے بعض ٹیسٹ کرنے پڑتے ہیں یا ایسا طریقہ علاج اختیار کرنا پڑتا ہے جو آپ کے نزدیک شاید بے رحمی والا ہو لیکن وہ سب ہم مریض کی بہتری کے لئے کرتے ہیں کیونکہ ایک بار جو مریض ہم تک پہنچ جاتا ہے وہ ہماری ذمہ داری بن جاتا ہے۔ والدین کو صبر سے بچے کا علاج کروانا چاہیئے۔ ہر ڈاکٹر اس بات کی خواہش رکھتا ہے کہ اس کا مریض جلد از جلد صحتیاب ہو جائے۔

فضل عمر ہسپتال میں کام کے دوران میں نے یہاں کے تمام ڈاکٹروں سے اچھی باتیں سیکھیں مثلاً صبر، قناعت مذہب سے لگاؤ۔ اور ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ نے بہت سی اور اچھی باتوں کے ساتھ یہ بھی سکھایا ہے کہ کوئی اپریشن کرنے سے پہلے باقاعدہ دعا کرنی چاہیئے۔ اس سے پہلے میں صرف دل میں دعا مانگ لیتی تھی۔

ایک اور بات یہ ہے کہ عام طور پر لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ کھانسی ہو تو ڈرپ نہیں لگانی چاہیئے۔ اگر ڈاکٹر بہت ضروری سمجھتے ہوئے لگا دے تو لوگ اس بات کو پسند نہیں کرتے حالانکہ یہ خیال بھی بے بنیاد ہے۔

ایک دفعہ لاہور میں انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں ایک بچے کا دل حرکت کرنا بند ہو گیا۔ پتہ نہیں اس بچے کی دادی کس طرح وہاں داخل ہو گئی تھیں۔ اس وارڈ میں رشتہ داروں کا داخلہ ممنوع تھا۔ اس وقت وہاں پر ہم دو ڈاکٹر ڈیوٹی پر تھیں۔ ہم لوگ فوراً اس بچے کو ضروری طبی امداد دینے لگے۔ بچے کی دادی جان نے پہلے تو ہمیں خوب ڈانٹا برا بھلا کہا اور یہاں تک کہ ہم کو تھپڑ لگائے۔ وہ یہ سب کرنے میں اپنے آپ کو حق بجانب سمجھ رہی تھیں کیونکہ ان کے خیال میں ہم ان کے مردہ پوتے کے ساتھ انتہائی ظالمانہ سلوک کر رہے تھے۔ ایسے وقت میں سمجھانے کا کوئی وقت نہیں ہوتا۔ ہمارے کام میں اس کی دادی اماں کی وجہ سے مشکل پڑ رہی تھی لیکن ہم اپنا کام کرتے رہے خدا کے فضل سے وہ بچہ بچ گیا۔ ہم جب انتہائی نگہداشت کے وارڈ سے باہر آئے تو میری ساتھی ڈاکٹر نے کہا شکر ہے بچہ بچ گیا۔ اگر یہ بچے کی دادی جان ہمیں دھکا دے کر گرا کر چوٹ بھی لگوا دیتیں تو بھی ہم اٹھ کر یہی کچھ کرتے۔ ہیں نا۔ ہاں۔ میں نے کہا ظاہر ہے ہم نے تو اپنا کام کرنا ہے۔

بچے کے بات چیت کرنے کے مسائل اور بچے کی نفسیات

شروع شروع میں بچہ اپنی پیاری حرکات و سکنات کے ذریعہ آپ سے باتیں کرتا ہے۔ اگر آپ اس کے ان اشاروں کو سمجھ لیں تو اسے بہت خوشی ہوتی ہے اور یہ بات اس کی نشوونما کے لئے حد درجہ مفید ثابت ہوتی ہے۔

بچوں کی نفسیات پر ایک کتاب "آپ کے بچے کی خفیہ زبان" میں مصنف نے لکھا ہے کہ:۔

آپ کا بچہ لبوں سے لفظ ادا کرنے سے پہلے آپ سے کس طرح باتیں کرتا ہے۔ اگر وہ کسی چیز کی طرف اشارہ کرے تو اس کا صحیح مطلب دیکھنے کی سمت کے حساب سے مختلف ہوتا ہے۔ اگر وہ کسی چیز پر اچٹتی ہوئی نظر ڈالے اور پھر ماں کی طرف دیر تک دیکھتا رہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ آپ سے ارد گرد کے ماحول یا اس چیز کے بارے میں سوال پوچھ رہا ہے۔ یہ حرکت وہ خاموشی سے کرتا ہے لیکن حرکات میں بہت تیزی ہوتی ہے اور ہمیشہ اس طرح پر وہ ماں سے ہی سوال کرتا ہے۔"

(آپ کے بچے کی خفیہ زبان۔ از ڈیوڈ لیوس)

والدین کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ بچے کی معصوم حرکات اور سوالات کو سمجھنے کی کوشش کریں تاکہ بچے کسی نفسیاتی الجھن کا شکار نہ ہوں۔

بچے کے سامنے بولتے ہوئے بے حد محتاط اور شائستہ زبان استعمال کرنی چاہیئے جو عملی نمونہ آپ پیش کریں گے۔ بچہ اس پر عمل کرے گا۔ اور ویسا ہی بن جائے گا جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ یہ والدین ہوتے ہیں جو بچے کو یہودی، نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں۔

اس سلسلہ میں مجھے ایک واقعہ یاد آیا کہ ایک مرتبہ ہمارے پرائیویٹ وارڈ میں ایک پانچ چھ سال عمر کا بیمار بچہ داخل ہوا۔ جب بھی ڈاکٹر اس کے کمرے میں اس کی ڈریسنگ کرنے یا ڈرپ لگانے جاتے تو وہ خطرناک قسم کی گالیاں دیا کرتا جن میں سے اکثر گالیاں مجھے سمجھ بھی نہیں آتی تھیں لیکن ہم سب کو شرم آنے لگتی اور کوفت ہونے لگتی۔ اتنے بیمار بچے کو جو صرف زبان ہلا سکے سمجھانا بہت مشکل ہے سو ہم سب ڈاکٹر صبر کے گھونٹ اور اپنا غصہ پی کر رہ جاتے۔ ویسے بھی ہماری تربیت یہ ہے کہ ع

"گالیاں سن کر دعا دو پاکے دکھ آرام دو"

اس کے گھر والے ہم سے معذرت کرتے اور شرمندگی سے آبدیدہ ہو جاتے اور اسے سمجھاتے۔ ایک دن ہم میں سے ایک ڈاکٹر نے پوچھا کہ تم نے یہ گالیاں کہاں سے سیکھی ہیں اس نے بے ساختہ کہا "اپنے گھر والوں سے۔" گھر والے خاصے شرمندہ ہوئے۔

ایک دن ہمارے پروفیسر صاحب نے اس کو گالیاں دیتے ہوئے سن لیا اور اسے سمجھایا۔ اس وقت تک وہ کافی رو بصحت ہو گیا تھا۔ ان کے سمجھانے پر وہ سمجھ گیا۔ اور جب وہ صحت مند ہو کے ہمارے وارڈ سے گیا تو اس نے یہ عادت چھوڑ دی تھی۔

انہی دنوں اسی وارڈ میں اتنا ہی بیمار بچہ داخل ہوا تھا۔ وہ بھی پانچ چھ سال کا تھا۔ بہت پیارا سا بچہ تھا۔ ہم لوگ جب بھی اسے ڈرپ لگانے لگتے تو وہ ایک ہی بات بار بار کہتا۔

"پلیز مجھے سوئی نہ لگاؤ کسی اور کو لگا دو"۔ اس کا خیال تھا کہ ہم ڈاکٹروں کے ساتھ کوئی مسئلہ ہے ہم نے کسی نہ کسی کو تو ڈرپ ضرور لگانی ہے۔ اگر ہم کسی اور کو ڈرپ لگا دیں گے تو اس کی جان چھوٹ جائے گی۔ ہم سب کو اس پر بہت پیار آتا تھا اور ہمدردی بھی۔

ایک دن ہم میں سے ایک ڈاکٹر نے اسکے والدین سے پوچھا کہ کیا بات ہے کہ آپ کا بچہ اتنی سخت بیماری میں بھی اتنی شائستہ زبان استعمال کرتا ہے۔ اس کے والدین نے کہا ہم نے کبھی کسی کو گالی نہیں دی اس لئے ہمارے بچے کی تربیت ایسی ہی ہوئی ہے وہ بچہ بہت جلد خدا کے فضل سے صحتیاب ہو گیا تھا۔

یہ واقعات بظاہر تو معمولی نظر آتے ہیں لیکن ان کے پیچھے وہ حقیقت پوشیدہ ہے جو میں نے اوپر بیان کی تھی کہ بچے والدین، عزیز و اقارب اور ماحول کا اثر بہت جلد قبول کرتے ہیں۔

بعض بچے دیر سے بولنا شروع کرتے ہیں یا اٹک اٹک کر بولتے ہیں۔ ایسے بچوں پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے اور ان کے لئے ڈاکٹر سے مشورہ کرنا چاہیئے۔

بچوں کی تعلیم و تربیت

جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکی ہوں کہ بچے کی تعلیم و تربیت تو رحم مادر میں ہی شروع ہو جاتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ باپ اپنی اولاد کو جو کچھ دیتا ہے اس میں سے بہترین عطیہ اچھی تعلیم و تربیت اچھے اخلاق و صحت ہے۔

اس بارے میں قرآن کریم کی آیت (ترجمہ) اور تم مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل مت کرو۔ اس کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت فضل عمر فرماتے ہیں:۔

"قتل سے مراد اخلاقی روحانی قتل بھی ہو سکتا ہے کہ روپیہ کے خرچ کے ڈر سے اچھی تعلیم نہیں دلاتے اور گویا بچہ کی اخلاقی یا روحانی موت کا موجب ہو جاتے ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نصیحت کرتا ہے کہ اس فعل سے اجتناب کریں اور وہ اخراجات جو بچوں کی صحت اور اخلاق کی درستی کے لئے ضروری ہیں۔ ان سے کبھی دریغ نہ کیا کریں۔ اور قتل کا لفظ اس لئے استعمال کیا ہے کہ اولاد کو قتل کرنے سے انسان فطرتاً نفرت کرتا ہے پس اس لفظ کے استعمال سے اس کی توجہ اس طرف پھرائی ہے کہ تم کسی صورت میں بھی اولاد کو اپنے ہاتھ سے قتل کرنے کو تیار نہیں ہوتے لیکن یہ نہیں سوچتے کہ ایک اور قسم کے قتل کے تم مرتکب ہو رہے ہو۔ یعنی اولاد کی خوراک اور لباس کا خیال نہیں رکھتے۔ ان کی صحتوں کو برباد کر دیتے ہو یا ان کی تربیت کا خیال نہیں رکھتے اور ان کے اخلاق کو برباد کر دیتے ہو۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین نو

انصر احمد خالد ابن محمد ادریس صاحب
بازار کریم پورہ محلہ چکہ گلی پشاور

وحید احمد انور ابن چوہدری حمید احمد صاحب ناصر
دارالمسیح قادیان انڈیا

مظہر احمد ابن منور احمد صاحب
۱/۳ دارالفضل ربوہ

صبیحۃ النور بنت غفور احمد صاحب
۴/۵ دارالبرکات ربوہ

آدرش انیل ولد منظور احمد صاحب
طاہر آباد ربوہ

ناصر احمد ابن جاوید اقبال صاحب صوفی
۱۴/۳ دارالیمن غربی ربوہ

علامت آفتاب ابن آفتاب احمد صاحب
۸/۴ - G بلاک نمبر ۲۵/F، اسلام آباد

مبارز احمد حسن ابن قریشی عبدالجلیل صاحب صادق
دارالرحمت غربی ربوہ

بقیہ: اُردن

بڑے بوڑھوں اور نوجوانوں کے درمیان ہے۔ اس سے پہلے قبائلی علاقوں میں کسی کی تعلیم یا اس کی دانشوری کسی رنگ میں بھی پذیرائی نہیں حاصل کرتی تھی صرف چیف ہونا کافی تھا۔ اس سے لوگوں پر حکومت کی جا سکتی تھی لیکن اب حالات بدل گئے ہیں۔ قبائلی چیفوں اور نوجوانوں کے درمیان ذہنی تصادم ہے۔

پہلے اسمبلی میں جب کبھی الیکشن ہوتے تھے تو ایک قبیلہ صرف ایک اپنا منتخب امیدوار کھڑا کرتا تھا لیکن اب ایک ہی قبیلے کے چار چار افراد انتخاب میں حصہ لے رہے ہیں۔ نوجوان ایک نئی لیڈر شپ کی طرف نگاہ لگائے ہوئے ہیں تاکہ جس رنگ میں ان کا نظام بگڑ چکا ہے اسے تبدیل کیا جائے۔

بہت سے لوگ، جو پہلے کسی نہ کسی پارٹی کے ساتھ معاہدے کر چکے تھے اب اس پارٹی سے ہٹ کر آزاد امیدوار کی صورت میں انتخاب میں حصہ لے رہے ہیں۔ جہاں تک انتخاب کے نعروں کا تعلق ہے اسمیں سیاسی آزادی اور اقتصادی حالات کی بہتری کو خاص طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ کل آبادی تیس لاکھ ہے اور ہر جگہ یہی دو باتیں سامنے آتی ہیں۔ جہاں تک رشوت ستانی کا تعلق ہے ان نعروں میں جابجا یہ بات تحریر ہے کہ ہم ہزار دفعہ اس سے بچنا چاہتے ہیں اور ان لوگوں سے بھی جو اپنے آپ کو ملک کی حفاظت اور سلامتی سے اور عوام الناس کی خواہشات سے کھیل رہے ہیں زیادہ آزادی کا حاصل کرنا ان سب کا مطمح نظر ہے اگرچہ عوام الناس یہ سمجھتے ہیں کہ جو نعرے لگائے جا رہے ہیں ان کا پورا کیا جانا کوئی آسان بات نہیں ہے اور کہ یہ محض ایک دھوکے کی ٹٹی ہے لیکن اسکے باوجود انتخابات ہونگے اور لوگ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔ البتہ وہ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ ہم ایسے کسی ممبر یا امیدوار کو انتخابات میں حصہ لیتے نہیں دیکھتے جو واقعی ہماری ضروریات پوری کر سکے اگر کوئی ایسا سمجھتا ہے تو اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ ہمیں بے وقوف نہیں بنا سکتا۔

بقیہ: ارشادات امام رابع

رہتا۔ تمہارے صبر کے ساتھ امید کا ایک پہلو زندہ رہنا چاہیئے۔ صبر کے نتیجہ میں خدا کی طرف مدد کیلئے ہاتھ بڑھاتے رہو اس کامل یقین کے ساتھ کہ کسی نہ کسی وقت اللہ تعالیٰ کی مدد آ کر تمہاری مشکلات کو دور کر دے گی۔ اللہ سے استعانت کے مضمون نے مایوسی کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا اور انتہائی ناممکن حالات میں بھی اُمید کی ایک لَو روشن کر دی، امید کی ایک کرن مومن کو دکھا دی کہ نجات کا ایک رستہ باقی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے کا رستہ ہے۔ مصیبت خواہ کتنی گہری ہو اس کا گھیرا کتنا ہی کڑا کیوں نہ ہو۔ مومن کا صبر اسے ہمیشہ اُمید کی طرف متوجہ کرتا رہتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ سے مدد مانگنے کے مضمون میں اس امید کو ایک زندہ اور فعال قوت میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵، اگست ۱۹۸۶ء)

دوا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

شربت صدر ـــــ نزلہ و زکام کھانسی اور گلے کی خراش کے لئے۔ قیمت ۸/-
راحتِ جان ـــــ تبخیرِ معدہ کی مفید و مجرب دوا۔ قیمت ۱۴/-
تریاقِ معدہ ـــــ کھانا ہضم کر کے طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔ قیمت ۲/-، ۱۴/-
تریاقِ نزلہ و زکام ـــــ نزلہ و زکام کی بلند پایہ دوا۔ قیمت ۷/-
روشن کاجل ـــــ آنکھوں کی خوبصورتی اور حفاظت کیلئے۔ قیمت ۵/-

حبوب مفید اٹھراء — قیمت ۱۵/-، ۴۵/-
اکسیر اولاد نرینہ — قیمت ۵۰/-
زوجامِ عشق — قیمت ۱۰۰/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ فون: ۶۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

غیر ملکی خبریں

● مشرقی جرمنی نے جو فیصلہ کیا ہے کہ اس کے شہری چیکوسلواکیہ کے راستے مغربی جرمنی جا سکتے ہیں۔ اس کے بعد سے چیکوسلواکیہ کے اس علاقے میں جہاں دونوں ملک بارہ میل لمبی پٹی سے بٹے ہوئے ہیں مغربی جرمنی جانے کے لئے لمبی قطاریں بن رہی ہیں، اب یہ ہجرت قانونی قرار دے دی گئی ہے۔

● جنوبی افریقہ کے وزیر خارجہ مسٹر پیک بوتھا کا کہنا ہے کہ ان کا تاثر ہے کہ نمیبیا میں آئندہ منگل کو ہونے والے انتخابات آزادانہ اور منصفانہ ہونگے۔ انہوں نے اس بیان سے پہلے انگولا کے حکام اور سواپو تنظیم کے نمائندوں سے غیر متوقع طور پر ملاقات کی تھی۔

● خلیج تھائی لینڈ میں ایک سخت طوفان میں جو گذشتہ ۳۵ سال میں اس علاقے کا شدید ترین طوفان تھا۔ کئی جہازوں کے اُلٹ جانے یا ڈوب جانے سے ۲۰۰ سے زیادہ افراد لاپتہ ہیں۔

● بنگلہ دیش میں نیشنلسٹ پارٹی کے زیر قیادت حزب اختلاف کے اتحاد نے ۵ نومبر کو صبح سے شام تک کی ایک ہڑتال کی اپیل کی ہے تاکہ صدر ارشاد کے استعفیٰ اور نئے انتخابات کا مطالبہ کیا جائے۔

● ہندوستان میں حزب اختلاف کی پارٹی جنتا دل کے لیڈر وی۔پی۔ سنگھ اپنے انتخابی مہم ۵ نومبر سے بھاگلپور سے شروع کر رہے ہیں۔ اس علاقے میں گذشتہ دو ہفتوں میں ہندو مسلم فسادات میں ۳۰۰ سے زیادہ افراد ہلاک ہو چکے ہیں جن میں زیادہ تعداد مسلمانوں کی ہے۔ فرقہ وارانہ فسادات اس انتخابی مہم کا کلیدی سوال معلوم ہوتے ہیں۔ نئی پارلیمنٹ میں ۵۲۷ نشستوں کے لئے سات ہزار امیدوار کھڑے ہونگے جو ایک ریکارڈ تعداد ہے۔

● تہران میں امریکی سفارت خانے پر طلباء کا قبضہ ہو جانے کی دسویں سالگرہ کے موقعہ پر تہران میں امریکیوں کے خلاف طلباء کا ایک بڑا مظاہرہ ہوا ہے۔ لاکھوں طلباء تہران یونیورسٹی سے امریکی سفارتخانے کی عمارت تک مارچ کرتے ہوئے گئے۔

ملکی خبریں

● وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ وہ سیاست میں سے تلخیاں دور کرنے کیلئے کوئی بھی قدم اٹھانے کو ہر وقت تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مہاجر قومی موومنٹ سمیت ہر جمہوری قوت کیلئے دروازے کھلے ہیں۔

● وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے ۱۲ ادیبوں شاعروں کو گولڈ میڈل اور نقد انعامات دیئے جو ۵۰ ہزار سے ۲ لاکھ روپے تک ہیں۔ انعامات حاصل کرنے والوں میں حبیب جالب، عبداللہ جان جمال دینی قلندر مومند اور توفیق رفعت کو گولڈ میڈل اور ایک ایک لاکھ روپیہ نقد دیا گیا۔ دو سائنسدانوں پروفیسر وقار الدین احمد اور ڈاکٹر حمید احمد کو دو دو لاکھ روپے نقد انعام دیئے گئے۔

● کراچی میں تشدد کی نئی لہر پر بے نظیر بھٹو نے تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے سماج دشمنوں کو سختی سے کچل دینے کا حکم دیا ہے۔

● پنجاب حکومت نے مصطفےٰ کھر اور وفاقی وزیر مملکت برائے خزانہ مسٹر احسان الحق پراچہ کے خلاف مختلف الزامات کے تحت تحقیقات شروع کروا دی ہے۔

ضرورت ہے

ہمارے دواخانہ کے کراچی برانچ کے زنانہ حصہ کیلئے ایک لیڈی ورکر کی ضرورت ہے۔ تعلیم کا معیار ایف اے سے کم نہ ہو۔

۱۲ تا ۱۸ اکتوبر کی تاریخوں میں ۴ بجے شام کے بعد بالمشافہ ملیں۔

مینیجر
دواخانہ حکیم نظام جان
۲ بی روڈ بالمقابل شیش محل بس سٹاپ
(یو۔بی۔ایل) بالائی منزل
لیاقت آباد کراچی ۱۹

اخبارات کی سرخیاں

یہ پاکستان ہے

★ عدم اعتماد کی قرارداد ۹۸ ووٹوں سے بحث کے لئے منظور۔

★ سپریم کورٹ نے فضل حق کی ضمانت منظور کر لی، مقدمے کے فیصلے تک ملک نہ چھوڑنے کا حکم۔

★ قومی اسمبلی میں دوسری طرح کا کھیل دیکھتی رہی ہوں آج کھلے آسمان تلے ایک اور طرح کا کھیل دیکھنے آئی ہوں، بے نظیر بھٹو۔

★ جمعہ کے خطبوں میں تحریک کی کامیابی کے لئے دعائیں، (مذہبی جماعتوں کے علماء)

★ عدم اعتماد کی تحریک ناکام رہی تو اعتماد کی تحریک کا مطالبہ ہوگا، (غلام حیدر وائیں اور چوہدری عبدالغفور)

★ بے نظیر کامیاب ہو جائیں گی لیکن نسبتاً معمولی اکثریت سے، (وائس آف امریکہ)

★ تحریک عدم اعتماد کے لئے پرامن ماحول اور انتظامات میری ذمہ داری ہے، سپیکر۔

★ پی۔آئی۔اے کا طیارہ اغواء کرنے والے ہائی جیکر کو موت کی سزا۔

★ فوج جنٹلمین کی طرح کام کر رہی ہے، تحریک عدم اعتماد میں اس کا کوئی کردار نہیں، (غلام سرور چیمہ)

★ جتوئی کے ہاتھ میں وزیر اعظم بننے کی لکیر ہی نہیں، (ڈاکٹر غلام حسین)

★ مجھے اعتماد کا ووٹ لینے کی ضرورت نہیں، بے نظیر بھٹو

★ کسی کی شکست یا فتح سے کوئی قیامت نہیں آجائے گی، (ملک معراج خالد)

★ صدر نے وزیر اعظم کو اعتماد کا ووٹ لینے کے لئے نہ کہا تو اتحاد کے ارکان استعفیٰ دے دیں گے، (اپوزیشن کا دعویٰ)

★ فضل حسین اعوان کو ایک کروڑ روپیہ نقد اور بچوں کی ملازمتوں کی پیشکش، (مساوات ۳۱ اکتوبر)

★ اپوزیشن کے اجلاس میں اہم فیصلے، حکومت کی بعض پیشکشیں مسترد کر دی گئیں، (اپوزیشن کا اجلاس)

★ مخلوط حکومت کے سوال پر مصطفےٰ کھر کی جتوئی سے بات چیت۔

★ صدر اسحٰق کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں، بے نظیر بھٹو۔

★ کاروبار زندگی ٹھپ، منڈیوں میں مندا، تحریک عدم اعتماد پر شرطیں لگ گئیں۔

★ اپوزیشن ناکام، بے نظیر جیت گئیں۔

★ کسی کی حمایت سے برسراقتدار نہیں آئی منتخب لیڈر ہوں، بینظیر بھٹو۔

★ اصولوں پر سودے بازی نہیں کریں گے، ۱۲ ارکان کی کسر جلد پوری ہو جائے گی، (نواز شریف)

★ وزیر اعظم سے ذاتی دشمنی نہیں مگر حکومت تمام شعبوں میں ناکام ہو چکی ہے۔

★ تحریک بار بار پیش ہوئی تو ہم بار بار جیتیں گے، (نصرت بھٹو)

★ پاکستان نے ویسٹ انڈیز کو ہرا کر نہرو کپ جیت لیا۔

★ ہم ایوان کا فیصلہ تسلیم کرتے ہیں مگر اب وہ حکومت نہیں کر سکتیں، (متحدہ حزب اختلاف)

★ ہمیں دس وزارتوں کی پیشکش ہے لیکن اس سے بات نہیں بنے گی، (حزب اختلاف کے رہنما چوہدری شجاعت حسین)

★ افہام و تفہیم کی فضا پیدا نہ کی گئی تو ایک ماہ بعد پھر عدم اعتماد کی تحریک پیش ہو سکتی ہے (بعض سیاسی حلقے)

لوگ اس نعمت سے بے خبر ہیں کہ صدقات دعا اور خیرات سے ردّ بلا ہوتا ہے۔
(ملفوظات جلد پنجم صـ۲۷۳)

سرزمین قادیان کا اوّلین
مشہور دواخانہ
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
گوجرانوالہ، ربوہ، قلعہ کالر، ملتان، کراچی
۷۴۱۴۴، ۹۰۶، —، ۳۱۰۲۹، ..